DAR-UL-IFTA
SADIQABAD
Alflah Town Sadiqabad Dist: Rahim yar Khan

دارالافتاء صادق آباد
الفلاح ٹاؤن صادق آباد
ضلع رحیم یار خان

استفتاء

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مارکیٹ میں کھاد کی بوری کی قیمت /2000روپے ہے۔ میں اس بوری کو چار سے پانچ ماہ کے ادھار پر /2500روپے قیمت پہ فروخت کرتا ہوں۔ کیا یہ معاملہ شرعی اعتبار سے صحیح ہے یا نہیں؟ کچھ دوست احباب کا کہنا ہے کہ یہ سود کے زمرے میں آتا ہے۔

(1)۔۔۔ آپ وضاحت فرمادیں کہ ادھار فروخت میں نقد کی بنسبت زیادہ قیمت وصول کرنا سود ہے یا نہیں؟

(2)۔۔۔ نیز ادھار پر فروخت کن شرائط کے ساتھ جائز ہے؟

دارالافتاء صادق آباد
الفلاح ٹاؤن صادق آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب حامدا ومصلیا

(1)۔۔۔ سامان نقد خریدنے والوں کی بنسبت ادھار خریدنے والوں کو زیادہ قیمت پر فروخت کرنا شرعاً جائز ہے، یہ سود نہیں ہے، اس مسئلہ پر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اتفاق ہے، کیونکہ کسی کو نقد رقم قرض دے کر اس سے زائد رقم کی وصولی طے کرنا "سود" کہلاتا ہے، جبکہ سامان کی ادھار فروخت میں نقد رقم پر نفع نہیں کمایا جاتا، بلکہ زائد قیمت پر سامان فروخت کرکے نفع کمایا جاتا ہے۔ اس لیے سامان کی ادھار فروخت میں زیادہ قیمت وصول کرنا سود نہیں ہے۔

(2)۔۔۔ ادھار پر فروخت کرنے کی صورت میں معاملہ کی درستی کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1... بیچتے وقت ہی طے کرلیا جائے کہ معاملہ ادھار ہے۔ اس طرح معاملہ نہ کیا جائے کہ اگر ادائیگی نقد کروگے تو قیمت سو روپے ہوگی اور اگر ادھار خریدوگے تو اس کی قیمت ایک سو بیس روپے ہوگی، بلکہ نقد یا ادھار میں سے کوئی ایک حیثیت طے کرلی جائے۔

2... نیز اس طرح معاملہ نہ کیا جائے کہ مثلاً اگر تین ماہ میں قیمت ادا کردوگے تو ایک سو روپے وصول کروں گا اور اگر چھ ماہ میں قیمت ادا کروگے تو ڈیڑھ سو روپے وصول کروں گا، بلکہ سامان کی ایک قیمت طے کرلی جائے (مثلاً تین ماہ کے ادھار پر ایک سو روپے)

3... قیمت کی ادائیگی کا وقت واضح طور پر طے کرلیا جائے (مثلاً آئندہ سال یکم جون کو ادائیگی ہوگی)

4... قیمت طے ہونے کے بعد مقررہ وقت پر ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں قیمت میں اضافہ کرکے یا جرمانہ کے نام پر خریدار سے کسی قسم کی مزید رقم کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

5... اگر ادائیگی اقساط کی شکل میں ہے تو ہر قسط کی رقم اور تاریخ ادائیگی بھی طے کی جائے۔

Scanned with CamScanner

اگر سامان ادھار فروخت کرتے وقت مندرجہ بالا شرائط میں سے کسی ایک کا بھی خیال نہ رکھا گیا تو معاملہ ناجائز ہوجائے گا۔

المبسوط للسرخسي :(13 / 7)

وإذا عقدالعقد على أنه إلى أجل كذا بكذا وبالنقد بكذا أو قال إلى شهر بكذا أو إلى شهرين بكذا فهو فاسد؛ لأنه لم يعاطه على ثمن معلوم ولنهي النبي -- صلى الله عليه وسلم -- عن شرطين في بيع وهذا هو تفسير الشرطين في بيع ومطلق النهي يوجب الفساد في العقود الشرعية وهذا إذا افترقا على هذا فإن كان يتراضيان بينهما و لم يفترقا حتى قاطعه على ثمن معلوم وأتما العقد عليه فهو جائز؛ لأنهما ما افترقا إلا بعد تمام شرط صحة العقد.

الأصل المعروف بالمبسوط للشيباني (5 / 91):

15 وإذا باع الرجل بيعا فقال هو بالنسيئة بكذا وبالنقد بكذا وكذا أو قال هو إلى أجل كذا بكذا وكذا وإلى أجل كذا بكذا وكذا فافترقا على هذا فإنه لا يجوز

مجلة الأحكام العدلية :1 / 50

(المادة 245) البيع مع تأجيل الثمن وتقسيطه صحيح.

البحوث في القضايا الفقهية المعاصرة:(1 / 5)

أما الأئمة الأربعة وجمهور الفقهاء والمحدثون، فقد أجازوا البيع المؤجل بأكثر من سعر النقد، بشرط أن يبتّ العاقدان بأنه بيع مؤجل بأجل معلوم، وبثمن متفق عيه عند العقد.

..........................والله سبحانه أعلم وعلمه أتم وأحكم

علی رضا

دار الافتاء صادق آباد

26/شوال المکرم 1441ھ

18/ جون 2020ء

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

صحیح

۲۸/۱۰/۱۴۴۱ھ

دارالافتاء صادق آباد — مفتی

دستخط: مفتی احسن ... صاحب دامت برکاتہم

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

طارق

۲۶/۱۰/۱۴۴۱ھ

دارالافتاء صادق آباد — نائب مفتی

دارالافتاء صادق آباد

فتویٰ نمبر 7649

مورخہ 26/10/1441ھ

20/6/2020

الجواب صحیح

عفی عنہ

۲۶/۱۰/۱۴۴۱ھ

دارالافتاء صادق آباد — نائب مفتی

۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحتِ سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

Scanned with CamScanner